یورپ / امریکہ

"چرچ آف انگلینڈ" کے عبادتی اجتماعات میں اضافہ ہورہا ہے۔

گزشتہ ۲۰ برسوں سے چرچ آف انگلینڈ کے عبادتی اجتماعات میں حاضرین کی تعداد میں کمی کا رجحان رہا ہے اور متعدد مقامات پر عبادتی اجتماعات ختم کر دیے گئے تھے۔ چرچ کی جاری کردہ ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب یہ رجحان بدل گیا ہے اور اجتماعات میں حاضرین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اب جتنے نئے مقامات پر اجتماعات شروع کیے گئے ہیں، ان کی تعداد اُن مقامات سے زیادہ ہے جہاں اجتماعات مجبوراً ختم کرنا پڑے تھے۔ گزشتہ تین برسوں میں ہفتہ وار جمع ہونے والے چندوں میں ۲۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

ویک فیلڈ کے بشپ جناب نائجل میک کلاف کے الفاظ میں "جس بڑی تعداد میں لوگ فراخ دلی سے مالی تعاون کر رہے ہیں، چرچ کی پوری تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی، اور یہ صورتِ حال اُن افراد کے لیے پریشانی کا باعث ہے جو کہتے تھے کہ چرچ آف انگلینڈ آخری سانس لے رہا ہے۔"

چرچ آف انگلینڈ چھوڑنے والوں کی تعداد جو کبھی بہت زیادہ تھی، اب تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اِس تبدیلی کا سبب پانچ برس پہلے شروع کیے گئے پروگرام "عشرۂ اشاعتِ مسیحیت" کے تحت عبادتی اجتماعات کی نئی تنظیم ہے۔ اِس سوچ کے مطابق ایک پادری کو کچھ افراد کے ساتھ ایسے چرچ میں بھیجا جاتا ہے جو خالی پڑا ہوا ہے اور عبادتی کام کے لیے استعمال نہیں ہو رہا۔ جن لوگوں کی طرف سے اشاعت و احیاء مسیحیت کی اِن کوششوں میں مثبت ردِ عمل سامنے آیا ہے، اِن میں ۱۸ سے ۳۰ سال کے نوجوان شامل ہیں۔

"کرسچینٹی ٹوڈے" کے مطابق برطانیہ میں ۱۵ لاکھ ایونجلیکل مسیحی ہیں اور اِن میں سے ساڑھے چار لاکھ چرچ آف انگلینڈ سے وابستہ ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: سی - آئی - اے کی جانب سے مبشّرین کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے پر اظہارِ تشویش

استعمار اور تبشیری سرگرمیوں کے درمیان ماضی قریب میں جو تعلق رہا ہے، اِس کی نہ صرف

متاثر معاشروں کے مذہب دوست رہنماؤں نے شکایت کی ہے، بلکہ سیکولر مؤرخین نے بھی یہ حقیقت تسلیم کی ہے، تاہم مسیحی مبشّرین استعمار کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کا انکار کرتے رہے ہیں۔ لاطینی امریکہ اور تیسری دُنیا کے دوسرے ممالک میں سی - آئی - اے نے کس طرح تبشیری اداروں اور افراد کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا ہے، اِس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مارچ ۱۹۹۲ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی National Association of Evangelicals (ایونجلیکل مسیحیوں کی قومی ایسوسی ایشن) نے اپنے کنونشن میں مبشّرین اور این ٹیلی جنس ایجنسی کے درمیان تعاون کی مذمّت میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔

۱۹۷۷ء میں سی - آئی - اے کو مبشرین، مذہبی رہنماؤں، تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے فضلاء اور صحافیوں کو استعمال کرنے سے روک دیا گیا تھا، تاہم سینیٹ این ٹیلی جنس کمیٹی کے سامنے سی - آئی - اے کے ڈائریکٹر نے بیان کیا کہ جاسوس تنظیم "قومی سلامتی کو درپیش اہم خطرات" کے پیشِ نظر مذکورہ بالا پابندی سے صرفِ نظر کر سکتی ہے۔

"ایونجلیکل مسیحیوں کی قومی ایسوسی ایشن" نے صدر کلنٹن اور کانگرس سے درخواست کی ہے کہ خفیہ سرگرمیوں میں مذہبی کارکنوں کو استعمال کرنے کی یہ "ناقابلِ برداشت صورتِ حال" درست کی جائے۔ ایسوسی ایشن کے رہنما نے کہا، "ہمارے مذہبی کارکنوں اور این ٹیلی جنس ایجنسیوں کے درمیان تعلق، چاہے وہ کسی طرح کا ہو، دو ٹوک انداز میں ممنوع قرار دیا جائے۔ یہ صورتِ حال سیاسی طور پر حسّاس خطّوں میں جہاں مبشّرین کے لیے خطرے کا باعث ہے، وہیں کلیسیا، مہاجرین اور معاشرتی بہبود کے کاموں میں مصروف کارکنوں کے لیے بھی خطرات کا موجب ہے۔

ایسوسی ایشن کی قرارداد میں تبشیری تنظیموں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ کسی این ٹیلی جنس ایجنسی کو معلومات مہیا نہ کریں، اگرچہ بعض تنظیموں نے پہلے ہی یہ پابندی اپنے کارکنوں پر عائد کر رکھی ہے"۔

واضح رہے کہ ایونجلیکل تنظیموں کی بیرونِ ملک سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں چار سال سے زائد عرصے کے لیے پانچ بڑی امریکی تنظیموں نے ۱۰،۱۷۵ کارکن بیرونِ امریکہ روانہ کیے تھے۔